رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نامہ لنڈن صہ ۱

ولایت میں احمدیہ مسجد کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر صہ ۳

نامہ لنڈن صہ ۹

مولوی محمد علی صاحب جوابدہیں ۔ مینیجر کی اطلاع صہ ۱۱

ممالک غیر کی خبریں ۔ ہندوستان کی خبریں صہ ۱۲

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۲۶ ۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق ۳ ۔ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ | نمبر ۵۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۲ جنوری بروز جمعرات تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں طلبائے ہائی سکول اور طلبائے مدرسہ احمدیہ کے لیے ایک تقریر فرمائی جسمیں حضور نے مذہب کی حقیقت اور ضرورت طلبا کے ذہن نشین کی ٭

۲۴ ۔ جنوری کو جناب حافظ روشن علی صاحب کے بھائی پیر اکبر علی صاحب جو ایک عرصہ سے بیمار تھے فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔ احباب بھی جنازہ غائب پڑھیں

ہفتہ زیر رپورٹ میں کبھی قدر بارش ہوئی ۔ اور تیز ہوا چلتی رہی ٭

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب ۔ نیر ۔ مورخہ ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۱۹ء)

خدا کے فضل سے ہر رنگ میں ترقی ہے ۔

نماز جمعہ میرا دل خداوند تعالیٰ کی حمد سے پُر ۔ محمد واحمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے مجبور ہے ۔ کیونکہ میں اپنی آنکھوں سے لنڈن میں مسیح موعود کو سفید پرندے پکڑتے دیکھتا ہوں ۔ اور ان نو احمدیوں کے اندر اخلاص و محبت کو آگے بروز ترقی پر پاتا ہوں (جزاکم اللہ) آپ کے ساتھ ہو ۔ ہفتہ زیر رپورٹ لنڈن احمدیہ مشن کی تاریخ میں نئے باب کا افتتاح کرتا ہے ۔ اور حقیقی اسلام کے شاندار مستقبل کی بشارت کے جلد پورا ہونے کی خبر دیتا ہے ۔ ہم نماز جمعہ تو برابر پڑھتے ہیں ۔ اور نو مسلم لوگ بھی شامل ہوتے ہیں ۔ مگر ہفتہ کرسمس کا جمعہ جو لنڈن میں کھیل تماشے کا دن تھا ۔ احمدیوں نے خاص اہتمام سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کیا ٭

مولوی فتح محمد سیال ایم ۔ اے نے خطبہ جمعہ میں اسلام کے اصول اور مغربی طبائع کے اعتراضات اور نو مسلموں کے فرائض بیان کئے ۔ اور حضرت مسیح موعود کی آمد کا تذکرہ کیا ۔ نماز کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم رسالہ احمدیہ سے پڑھ کر سنائی ۔ تمام دوست نہایت محظوظ اور مسرت کے ساتھ گھروں کو گئے ۔ ہمارے نو عمر مخلص دوست عبداللہ یا ثمیلی رخصت پر لنڈن آئے ہوئے ہیں ۔ وہ بھی پہلی مرتبہ نماز میں شامل ہوئے اور اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب کو نور اسلام سے منور کیا ٭

ایتوار کا جلسہ

جلسہ کا پروگرام حسب ذیل تھا
تلاوت قرآن - مولوی فاضل پروفیسر عبدالحمی
ترجمہ انگریزی - خاکسار عبدالرحیم نیر
تعارف مقرر اور کلام مسیح موعود - فتح محمد سیال
تقریر "مذہب فطرت" - مسٹر محمد سلمان شلانخ
سوال و جواب اور ریمارکس ودعا و خاتمہ اجلاس

اس پروگرام کے مطابق جلسہ زیر صدارت مولوی فتح محمد سیال ہوا - چودھری صاحب مکرم نے مسٹر شلانخ کا تعارف کراتے وقت حاضرین کو اس انگریز نومسلم کے ان کے ہاتھ پر اسلام لانے کی تاریخ سے آگاہ کیا - اور بتایا کہ کس طرح مسٹر شلانخ کی ان کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے دستگیری و رہنمائی کی - اس کے بعد مسٹر شلانخ نے دین فطرت اسلام کے اصولوں کو قوانین فطرت پر مبنی اور فہم سلیم کے مطابق ثابت کر کے ان کا مسیحیت کے ساتھ مقابلہ کیا - اور ان دلائل کو استعمال کیا - جو احمدی علم کلام کی خصوصیت ہیں ؂

دوسرے نومسلموں کی تقریریں

مسٹر شلانخ کے بعد برادر عبدالعزیز برچ - اخویم محمد سلمان فیتھ اور اخویم عبداللہ بائٹلے نے تقریریں کیں - اور مسیحیت کی کمزوری اور اس مذہب کا ناقابل عمل ہونا دکھا کر اپنے اپنے اسلام لانے کی مختصر کیفیت سنائی - اخویم عبداللہ بائٹلے میٹھی زبان بھولی صورت - اور محمد سلمان کا جوش احمدیت حاضرین پر مخصوص اثر کر رہا تھا - چنانچہ جلسہ کے بعد ایک مسیحی خاتون نے جو مسیحیت کی واعظ بھی ہے - اس عاجز سے کہا -

"This is the 1st: time that I have seen intelligent persons speaking reasonably in religion. Oh, it is quite different from what we have been told."

یہ پہلا موقعہ ہے - کہ میں نے سمجھدار لوگوں کو معقولیت کے ساتھ مذہب پر اظہار خیالات کرتے دیکھا ہے - اوہ! جو کچھ ہمیں اسلام کی نسبت بتایا گیا ہے - یہ ہمیں بالکل اس کے خلاف پاتی ہوں -

ایک سوال اور جواب اور جلسہ کے بعد

اخویم حسن ٹامسن نے سوال کیا کہ "کیا خدا کی بھی آواز سنائی دیتی ہے" یعنی اللہ تعالیٰ بھی اب کلام کرتا ہے - اس کا جواب مقرر نے دیا کہ ہاں آپ بھی کلام کرتے ہیں - اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے اس عاجز نے عقل کے ساتھ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق بنانے زمینی سے آسمانی ہو جانے اور پوری روشنی حاصل کرنے کے لئے الہام الٰہی کی ضرورت جتائی اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کی طرف حاضرین کو متوجہ کر کے کہا - دین فطرت کو مانو - اور ایک مزکی کے ساتھ ہو کر برکت پاؤ - جلسہ کے بعد تین تعلیم یافتہ معقول لیڈیاں کئی سوالات کرتیں اور جواب پاتی رہیں -

متفرق تبلیغ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ہمارے ساتھ برابر تبلیغ حق میں حصہ لیتے ہیں - اور تقسیم لٹریچر میں خصوصیت سے مدد دیتے ہیں احباب اور متلاشیان حق برابر مسکن مبلغین پر آتے رہتے ہیں - ہفتہ زیر رپورٹ میں برادران فیتھ کی دعوت پر مبلغین ان کے ہاں گئے - اور دو انگریز خاندانوں میں شام کا وقت کرسمس کے دن اسلام کے محاسن بیان کرنے میں صرف کیا - ایسا ہی اخویم بائٹلے نے دعوت کی اور مسز بائٹلے کو تبلیغ کی گئی - اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ مسز فیتھ اور مسز بائٹلے جلد اسلام سے آشنائی کریں گی خوشی کی بات یہ بھی ہے کہ انگریز احمدیوں میں باہمی رشتہ ارتباط و محبت ترقی کر رہا ہے - چنانچہ اخویم عبداللہ بائٹلے کو اخویم محمد سلمان فیتھ نے خاص طور پر اپنے ہاں مدعو کیا - اخویم فیتھ کا گھر تبلیغ کا دوسرا مرکز بن گیا ہے - برادر موصوف خود بھی تبلیغ کرتے ہیں - اور مبلغین کو بھی ان کے ہاں جا کر دوسروں کو تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے - چنانچہ ہفتہ رواں میں اللہ کی توفیق سے خاکسار نے اخویم فیتھ کے مکان پر ایک سابقہ چودہ سالہ مسیحی مشنری حال دہریہ کو بڑی لمبی بحث کے بعد ہستی باری تعالےٰ کا مقر بنایا - اور ایک خاتون کو دین حقہ کا قائل کیا - اللہ قادر ہے کہ یہ لوگ جو دشمن سے دوست ہوئے ہیں - جلد مومن ہو جائیں ؂

فیتھ احمدیہ برادرس

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی اجازت سے نظارت تالیف و اشاعت نے لندن میں کاروبار تجارت شروع کر دیا ہے - اور نومسلم احمدی برادران فیتھ برادرس کے ساتھ شرکت کر لی گئی ہے - اس لئے ان تمام احباب سے جو موٹرس اور سائیکل وغیرہ کا کاروبار کرتے ہوں درخواست ہے کہ وہ بتوسط نظارت تالیف و اشاعت قادیان یا براہ راست ہم کو مال کے آرڈرس بھجوائیں - انشاء اللہ نہایت دیانت و امانت اور عمدگی سے کم خرچ پر اچھا مال بہم پہنچایا جایا کریگا - اخویم محمد سلمان فیتھ خود انجنیئر اور کام سے واقف ہیں - احمدی احباب اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں - اور یقین رکھیں کہ اس طریق سے نہ صرف ان کو فائدہ ہوگا - بلکہ وہ اس ملک میں اشاعت اسلام کیلئے اس طرح امداد کرینگے - کیونکہ فیتھ احمدیہ برادرس کے منافع سے لندن مشن کی بھی مدد ہوگی امید ہے - احباب یہ سنکر بھی خوش ہونگے -

ایجنٹ احمدیہ پریس

اخویم اٹالیو بشیر کوروینے السنہ مشرقی و مغربی کا پریس ایجنڈا پریس کے نام سے جاری کیا ہے اور احمدیہ مشن کا تمام کام انشاء اللہ آئندہ اس پریس کے ذریعہ سے ہوگا

ہماری ضرورتیں

سلسلہ عالیہ کی ترقی کے ساتھ ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں - چنانچہ اب ہمارا لیکچر ہال حاضرین کے لئے کافی نہیں زیادہ وسیع مکان اور سامان کی ضرورت ہے - لنگر کا خرچ بھی بڑھ رہا ہے - خط و کتابت بڑھانے اور اسپر زیادہ روپیہ صرف کرنے کی ضرورت کا احساس ہے - مقامی احباب نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کر دیا ہے - اور مقامی چندہ سے ہی انشاء اللہ آنیوالے اتوار کو بارہ بجے شام بچوں کو نئے سال کی دعوت دیجائیگی - اور قرآن مجید حفظ سنانے پر بچوں کو انعام تقسیم کیا جائیگا - مگر اس ملک کے اخراجات کے مقابل پر ابھی یہ رقم چندہ بہت قلیل ہے - اس لئے دوست دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس جماعت کو اسقدر ترقی دے کہ آپ کو خرچ سے آزاد کر دیا جائے بلکہ مسیح موعود کے قائم کردہ مرکز میں روپیہ بھیجا جاوے اور جب تک یہ وقت نہیں آتا - احباب ہمت مرداں سے کام لیں - اور بڑھ چڑھ کر ترقی اسلام کا ہاتھ بٹائیں - (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۶ - جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

ولایت میں احمدیہ مسجد کے متعلق جماعت احمدیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولایت میں احمدیہ مسجد بنانے کے متعلق ۷ - جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو بعد عصر حسب ذیل تقریر فرمائی -

حضور نے تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

انسانی پیدائش میں فطری باتیں

انسان کی پیدائش میں خدا تعالیٰ نے بعض باتیں ایسی رکھی ہیں - کہ گو ان کو رسم و رواج اور عادات کئی کئی طرز پر ڈھال دیتے ہیں مگر ان کی اصلیت نہیں بدل سکتی - مثلاً غصہ ہے - یہ ایک فطرتی امر ہے - یہ ایک اور بات ہے کہ عیسائی کو کسی اور امر پر غصہ آئے - اور مسلمان کو کسی اور امر پر - اور ہندو کو کسی اور ہی بات سے غصہ آئے - پس یہ تو ممکن ہے - کہ ہر قوم کے شخص کو مختلف وجوہ پر غصہ آئے لیکن یہ نہیں - کہ غصہ بعد میں پیدا کیا جاتا ہو - کوئی فلسفہ ثابت نہیں کر سکتا کہ غصہ بعد میں پیدا ہوتا ہے یا سکھایا جاتا ہے - ہاں تعلیم اور مختلف اثرات کے ماتحت غصہ کا مقام بدل جاتا ہے - ایک مسلمان کو اسوقت غصہ آئے گا - جب اللہ کو برا کہا جائے - ایک عیسائی کو غصہ آئے گا - مگر اسوقت جب خدا کے بیٹے کی شان میں کچھ برے الفاظ کہے جائیں - ایک ہندو کو اللہ کے لفظ پر غصہ نہ آئیگا - بلکہ بعض اوقات کوئی بری طبیعت کا ہندو اللہ کو برا کہہ جائیگا - مگر اس کو اسوقت غصہ آئے گا - جب برہما شو وغیرہ ناموں کو برا کہا جائے - اسی طرح ایک مسلمان کو اسوقت غصہ آئیگا - جب بیت اللہ کو گالی دی جائے - لیکن ایک ہندو کو بیت اللہ کے برے کہے جاتے وقت برا معلوم نہ ہو گا - ہاں جب بنارس کی ہتک کی جائے تب اس کو جوش آئے گا - مگر ایک عیسائی کا غصہ ان دونوں سے علیحدہ ہے - وہ نہ بیت اللہ کو برا کہنے سے ناراض ہوتا ہے - نہ بنارس کے - بلکہ اس کو اسوقت غصہ آتا ہے - جب ناصرہ کو برا کہا جاتا ہے - مگر ایک یہودی کو اسوقت طیش آتا ہے - جب یروشلم کو برا کہا جائے دیکھو غصہ میں فرق نہیں - غصہ سب کو آتا ہے - مگر غصہ کے آنے کے مقامات میں اختلاف ہے - غصہ کے آنے میں افریقہ کے حبشی اور انگلستان - امریکہ کے سفید منہ والے دونوں برابر ہیں - مگر ان سب کو ایک ہی بات پر غصہ نہیں آتا - بلکہ ان کو غصہ آنے کے مقامات علیحدہ علیحدہ ہیں - ایک ہندو ایک بکرے کو ذبح ہوتا دیکھ کر رحم کھاتا ہے - مگر ایک مسلمان بکرے کو ذبح ہوتا دیکھ کر رحم کے جذبہ سے متاثر نہیں ہوتا - کیونکہ وہ اس کو اپنی خوراک خیال کرتا ہے - اور ایک قاعدہ جاریہ خیال کرتا ہے - لیکن ایک ہندو ایک جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر رحم کریگا - مگر ایک مسلمان کو اس جرم پر مارتے ہوئے اس کے دل میں رحم پیدا نہ ہو گا - پس عادت رسم و رواج اور تعلیم وغیرہ رحم کی تعلیم نہیں کرتے - کیونکہ وہ فطرتی جذبہ ہے - ہاں یہ باتیں رحم کے مقام کی تعلیم کرتی ہیں - پس رحم فطرتی امر ہے - لیکن رحم کے مقام فطرتی امر نہیں - مثلاً ایک شخص عیسائی ہو جائے یا مسلمان ہو جائے - تو پہلے جن باتوں کی ہتک سے اس کو غصہ یا جن چیزوں پر ظلم اس کے رحم کو کھینچتا تھا - اب ان میں فرق آکر اس کے مقام بدل جائینگے -

جذبۂ غیرت

ان فطرتی جذبات میں سے ایک امر غیرت بھی ہے - فلسفی کہتے ہیں - کہ غیرت سکھائی جاتی ہے - اور کہا جاتا ہے کہ بعض علاقے اس قسم کے ہیں کہ وہاں بہن کی شادی بھائی سے ہو جاتی ہے مگر غیرت کے متعلق ان کا یہ خیال غلط ہے - کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ غیرت کا مقام سکھایا جاتا ہے - اور ہر جگہ غیرت کے اظہار کے لئے جدا جدا مقام ہوتے ہیں بعض لوگ عزت و ناموس کے لئے غیرت مند نہیں ہوتے بعض مال کے لئے ہوتے ہیں - بعض مال کی پروا نہیں کرتے - مگر ملکوں کے لئے مرتے ہیں - ان کی عزت و آبرو جائے - ننگ و ناموس ہٹے تو ہٹے - مگر وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتے - کہ کوئی شخص ان کے ملک کی زمین کے چپہ پر بھی قابض ہو - مگر ایک اور لوگ ہوتے ہیں - جن کو مال و عزت - ننگ و ملک کے لئے کوئی غیرت نہیں ہوتی البتہ وہ تجارت پر جان لڑا دیتے ہیں - یورپ کے وہ فلسفی اس نکتہ کو نہیں سمجھے - جو کہتے ہیں کہ یہ جذبات پیدا کئے جا سکتے ہیں - اور غیرت وغیرہ سکھائی جاتی ہے کیونکہ یہ باتیں ہر قوم میں فطرتاً پیدا شدہ ہوتی ہیں مگر ان کے مقامات سکھائے جاتے ہیں - پس یہ امور فطرتی ہیں - اور ان کے استعمال نسبتی امور ہیں - ہاں تو غیرت جو ایک فطرتی جذبہ ہے - کئی رنگ میں ظاہر ہوتی ہے - جو چیز جس کو محبوب ہوتی ہے - وہ اسی کے لئے غیرت دکھاتا ہے - ایک دلیر اور شجاع شخص کو مال کے چوری جانے - زراعت کے برباد ہونے تجارت کے خراب ہونے سے غیرت نہیں آئیگی - مگر جب وہ میدان جنگ میں جائیگا - تو اس کی غیرت جوش میں آئیگی - اور اس سے شجاعت کے کام کرائیگی - ایک دوسرا شخص ہے - جسے مال سے محبت ہو - وہ اس کے لئے غیرت دکھائیگا - ایک اور شخص ہے - جو تجارت سے دلچسپی رکھتا ہے - جب وہ کسی کو تجارت میں اپنے سے بڑھتا دیکھیگا - تو وہ اس سے بڑھنے کے لئے نقصان گوارا کر کے ۸ کی چیز کو ۷ پر فروخت کر دیگا - تو غیرت ایک فطرتی بات ہے - گو اس کے استعمال کے مقام علیحدہ علیحدہ ہیں - اور ہر ایک مذہب اور ہر ایک قوم اور ہر ایک ملک میں اس کے ظاہر ہونے کے جدا جدا مقام ہوتے ہیں - مثلاً بعض ملک ننگ و ناموس کی پروا نہیں کرتے - مثلاً یورپ میں اس کی کچھ چنداں پروا نہیں کی جاتی - اگر کوئی ایسا واقعہ ہو - تو عدالت میں جا کر کوئی کہہ دے تو عدالت چار سو یا پانسو روپیہ دلوا دیگی - گویا اس ننگ و ناموس کی خرابی کا معاوضہ مل گیا - مگر ہمارے

ملک میں جان دینا اور لینا اس معاملہ میں لوگ ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ تو یورپ کے لوگ ننگ و ناموس کی اسقدر قیمت نہیں لگاتے۔ جتنی ایشیائی۔ البتہ ملک پر وہ لوگ جان دیتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کو ملک سے زیادہ لگاؤ ہے ۔

مسلمان کی غیرت

مگر ایک مسلم کے لئے ایک مذہبی آدمی کے لئے مذہب غیرت کی چیز ہے۔ اس کو جب غیرت آتی ہے۔ تو مذہبی معاملہ میں غیرت آتی ہے۔ اور اس کے ماتحت جو کام مذہب کا اس سے کرانا ہو۔ وہ اس کو کریگا۔ سوائے اس کام کے جسمیں خدا کی طرف سے روک پیدا کردی جائے۔ اسی غیرت کے ماتحت بڑے بڑے کام ہوئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ بھی کیا تھا۔ اور حضور کی زندگی میں نصف ملک کا مطالبہ کیا تھا۔ اسوقت حضور کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تھا۔ کہ میں تو اس کو یہ بھی نہیں دوں گا۔ جب حضور کی وفات ہوئی تو آپ کی وفات سے اس نے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اس سے اور مسلمانوں سے جنگ ہوئی۔ بہت مسلمان مرے۔ اور مسلمانوں کو فتح نہ ہوئی۔ اسوقت سوال پیدا ہوا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اسوقت کئی رائیں ہوئیں۔ لیکن غیرت سامنے آئی۔ اور اس نے کہا کہ بیشک ہم کمزور ہیں۔ اور تعداد میں بھی تھوڑے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر ہم نہیں ہٹتے اگر ہم پیچھے ہٹ گئے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کے لئے بیچ چکے تھے۔ اس جذبہ غیرت کے ماتحت انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو۔ تم ہمیں ہاتھ پیر باندھ کر قلعہ کے اندر ڈال دو۔ چنانچہ کتنے ہی آدمیوں کو اسی طرح قلعہ کے اندر ڈال دیا گیا۔ جنپر بہت سے کفار جھپٹ پڑے۔ اور انہیں سے کتنے ہی آدمی مر گئے۔ اور باقیوں نے جوش میں ان تمام کمندوں کو توڑ دیا۔ اور مرتے مارتے قلعہ کے دروازے میں پہنچ گئے۔ اور اسی کو کھولدیا جس سے مسلمانوں کا لشکر قلعہ کے اندر گھس آیا۔ اور مسیلمہ مارا گیا اور تھوڑی دیر میں مسلمانوں کو کامل فتح حاصل ہوگئی۔

اب وہ کیا چیز تھی۔ جسکی وجہ سے باوجود دشمن کے زیادہ اور قوی ہونے کے مسلمان کامیاب ہوئے وہ غیرت تھی جس کے ماتحت اتنا بڑا کام ہوا۔ اور رسول کریم صلے اللہ کی مذہبی حکومت قائم ہوگئی ۔

غیرت کی مثال

اس زمانہ میں بھی ہمیں ایک نظیر ملتی ہے۔ یونان اور ترکوں کی ایک دفعہ جنگ ہوئی۔ یونانیوں کا گمان تھا۔ کہ بغیر بیرونی ممالک کی مدد سے ترکوں کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوگی۔ یونانیوں کے پاس ایک قلعہ تھا۔ جو ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ اور ایسے موقعہ پر تھا۔ کہ وہاں سے اگر گولہ باری ہوتی۔ تو تمام یونان کو جانیوالے راستوں پر گولے پڑتے تھے۔ یورپ کی وہ حکومتیں جنھوں نے یونان کو انگیخت کیا تھا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ چھ مہینہ تک یہ قلعہ فتح نہیں ہوسکتا۔ اور اتنے عرصہ میں روس وغیرہ حکومتوں کی طرف سے یونانیوں کے لئے کمک پہنچ جائیگی۔ اور پھر ترکوں کا مار لینا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا۔ ان لوگوں میں بھی مذہب کی ظاہری حالت کے لئے ایک غیرت تھی۔ ترکوں کا ایک مشہور جرنیل (جس کا نام غالباً ابراہیم پاشا تھا) ترکوں کی فوج کا افسر تھا۔ اس نے حکم دیا۔ کہ یونان کی طرف بڑھو۔ جب لشکر بڑھا۔ تو یونانیوں کی طرف سے اس شدت سے گولہ باری ہوئی۔ کہ قدم اٹھانا مشکل ہوگیا۔ اور پہاڑی کی بلندی کی وجہ سے اسپر سیدھا چڑھنا مشکل تھا۔ اور سپاہیوں نے درخواست کی۔ کہ ہمیں لوٹ آنے کی اجازت دی جائے۔ مگر افسر نے اجازت نہ دی۔ اور خود ان کے لئے نمونہ بن کر آگے بڑھا اس گولیوں کے مینہ کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ تھوڑی ہی دور چل کر گولی لگی۔ اور جرنیل زخمی ہوکر گرا۔ اور اس کے گرتے ہی سپاہی اس کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھے۔ مگر اس نے انہیں کہا کہ تم کو خداتعالےٰ کی قسم ہے کہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ اور یہیں پڑا رہنے دو۔ اگر تم نے مجھے عزت کے ساتھ دفن کرنا ہے۔ تو اس کا ایک ہی مقام ہے۔ اور وہ اس قلعہ کی چھت ہے۔ پس یا تو مجھے اس جگہ دفن کرو ورنہ یہیں پڑا رہنے دو۔ کہ چیلیں اور کتے میرا گوشت نوچ کر کھا جاویں۔ چونکہ اس افسر کا تعلق فوج سے بہت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اس کی یہ بات ایک چنگاری بن گئی۔ جس نے سپاہ کی غیرت کو بارود کی طرح آگ لگادی۔ اور اب ان کے سامنے سوائے اس قلعہ کی فتح کے اور کوئی مقصد نہ رہا۔ اور وہ لوگ ایک منٹ میں کچھ کے کچھ بن گئے۔ اور چیخیں مارتے ہوئے اسی آگ کی بارش میں قلعہ کی طرف بڑھے۔ اور اس طرح قلعہ کے اوپر چڑھ گئے کہ لکھا ہے کہ ان کے ہاتھوں کے پوٹے اور ناخن تمام پتھروں سے رگڑ رگڑ کر اڑ گئے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قلعہ فتح ہوگیا۔ اور ترکوں کا وہاں جھنڈا گڑ گیا اور اس پاشا کو وہاں دفن کیا گیا۔ پس جب غیرت آتی ہے تو کوئی بات انہونی نہیں رہتی ۔

ہماری جماعت کی غیرت

ہماری جماعت جو احمدی جماعت ہے اس کو مذہب کے لئے غیرت دیگئی ہے۔ لوگوں کو تجارت کے لئے غیرت ہے۔ زراعت کے لئے غیرت ہے۔ بہت لوگوں کو ملک کے لئے غیرت ہے۔ مگر جو خدا کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ انہیں لا الٰہ الا اللہ کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ ملک جاتے ہیں۔ تو جائیں۔ حکومتیں مٹتی ہیں تو مٹیں۔ زراعتیں برباد ہوتی ہیں تو ہوں۔ تجارتیں تباہ ہوتی ہیں تو ہوں۔ زمینیں چھنتی ہیں تو چھن جائیں۔ اور اگر ظالموں کی طرف سے ننگ و ناموس پر حملہ ہو۔ اور وہ جائے۔ تو چلا جائے مگر وہ ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ مٹ جائے۔ اس کی حفاظت کے لئے وہ سب کچھ کرسکتے ہیں۔ اگر وطنوں سے بے وطن ہونا پڑے۔ تو کچھ پرواہ نہیں اگر مال چھنتے ہیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ عہدے اور امارتیں لی جائیں۔ تو کچھ حرج نہیں۔ وہ ان سب چیزوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتی ہیں۔ اگر نہیں چھوڑتیں اور نہ چھوڑنے کے لئے تیار ہوتی ہیں۔ تو وہ ایک ہی چیز ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کے نمائندے آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر آپ کو دولت کی تمنا ہے۔ تو عرب کی آدھی دولت حاضر کرتے ہیں۔ اگر عورت چاہتے ہیں تو جو عورت پسند ہو وہ پیش کرتے ہیں۔ اگر حکومت چاہتے ہیں۔ تو ہم بادشاہ ماننے کو تیار ہیں۔ مگر آپ ہمارے

معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دیں۔ گویا کہ وہ بتوں کی غیرت کے لئے ننگ و ناموس بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غیرت بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ فرماتے ہیں۔ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں ہاتھ پر لاکر رکھ دو۔ تو بھی میں شرک کے خلاف وعظ کہنے سے باز نہ رہوں گا۔ دونوں نے غیرت دکھائی۔ مگر سچی غیرت غالب آئی۔ وہی سچی غیرت جو لا الہ الا اللہ کے لئے دکھائی گئی ٭

سب سے بڑی غیرت

تو سب غیرتوں میں سے بڑی غیرت مذہب کی ہوتی ہے اور باطل مذاہب والے بھی اپنے مذاہب کے لئے غیرت دکھاتے ہیں۔ یورپ کے عیسائیوں میں یروشلم کو مسلمانوں کے قبضہ میں دیکھ کر غیرت پیدا ہوئی۔ کئی سو سال تک لاکھوں کی تعداد میں یورپ سے یروشلم کے فتح کرنے کے لئے آتے۔ آخر اسی غیرت کے ماتحت انہوں نے ایک بچوں کی فوج تیار کی۔ کیونکہ انجیل میں انہوں نے پڑھا تھا۔ کہ خدا کی بادشاہت میں بچے داخل ہوتے ہیں۔ اس سے انھوں نے قیاس کیا۔ کہ ممکن ہے کہ ہماری متواتر شکستوں کا باعث ہمارے گناہ ہوں۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایک بچوں کا لشکر تیار کریں۔ چنانچہ وہ لشکر تیار ہوا جس میں دس دس برس تک کے بچے شامل کئے گئے انہوں نے کام تو کیا کرنا تھا۔ رستہ میں ہی مر گئے۔ مگر اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں بھی اپنے مذہب کی کہاں تک غیرت تھی۔ یہ غیرت انہوں نے اس لئے دکھائی کہ وہ یروشلم کو مسلمانوں کے قبضہ میں نہیں دیکھ سکتے تھے تو بہت دفعہ غیرت باطل کے لئے بھی جوش میں آتی ہے۔ مگر جو غیرت حق کے لئے ہوتی ہے۔ وہ تمام روکوں اور بطالتوں کو خس و خاشاک کی طرح دور کرتی۔ بلکہ سمندروں کو چیرتی اور پہاڑوں کو رستہ سے دور کر دیتی ہے۔ اسی غیرت حقہ کے ماتحت سچے لوگ صداقت کے جھنڈے لے کر دوڑتے ہیں۔ کہ ہمارے سچے خدا کے مقابلہ میں جھوٹے خداؤں کی کیوں پرستش ہوتی ہے ٭

ہماری جماعت کی غیرت کا ثبوت

ہماری جماعت نے اسی غیرت کے ماتحت خدا کے فضل سے کام کیا ہے۔ اور بڑا کام کیا ہے۔ ہماری جماعت کوئی مالدار جماعت نہیں لیکن جو کچھ خدا کے فضل سے خدا کے سچے دین اسلام کے لئے ان غریبوں نے کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی مالدار جماعتیں بھی نہیں کر سکیں۔ افریقہ کے مغربی اور مشرقی کنارے میں اس کی آواز پہونچی۔ سیلون اور ماریشس میں اس کی ندا پہونچی۔ امریکہ میں یہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ لندن میں ان کا مشن قائم ہے۔ یہ تمام کام ہماری حیثیت کے نہیں۔ بلکہ اس غیرت کے ہیں۔ جو خدا نے ہمارے سینوں میں سچے مذہب کی خدمت کے لئے پیدا کی ہے پس ان کاموں کو مذہبی غیرت ہی آگے آگے لئے جا رہی ہے۔ یہ غیرت ہی کا جذبہ ہے۔ جو ان تمام باروں اور تمام دقتوں کو محسوس نہیں ہونے دیتا۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور یہ خدا ہی کا کام ہے۔ کہ وہ ہم سے یہ کام لے رہا ہے۔ ورنہ کجا وہ مقامات جو شرک کا مرکز ہیں اور کجا خدا کے فضل سے وہاں ۔ سینکڑوں لوگ اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ یہاں ہمارے مبلغ جہاں جاتے ہیں۔ تو سال میں دو چار کسی ایک جگہ سے لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر وہاں ہر ہفتہ میں خدا کے فضل سے لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔ پس یہ جو کچھ ہے۔ خدا ہی کے فضل سے ہے۔ خدا نے وہاں کے لئے تمہاری غیرت کو دیکھا۔ اس لئے نمایاں بدلے دئے ٭

گورنمنٹ انگریزی اور ہم

انگلستان کفر کا مرکز ہے ہر ایک احمدی جو ہندوستان میں ہے۔ وہ گورنمنٹ انگریزی کا وفادار اور اگر وقت پڑے۔ تو اس کے لئے جان دینے کو تیار ہے۔ کم از کم میں تو اپنے اندر یہ شرح صدر پاتا ہوں۔ کہ اگر گورنمنٹ کے لئے مجھے جان دینا پڑے۔ تو میں خوشی سے دے دوں۔ مگر باوجود اس کے کہ ہم ان کے مذہب کے دشمن ہیں۔ نادان یہ کہتے ہیں کہ ہم خوشامدی ہیں۔ مگر ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم سے بڑھ کر دنیا میں عیسائیت کا کوئی دشمن نہیں۔ میں نے ایک دفعہ وائسرائے کو لکھا تھا کہ ہماری جماعت اور دوسروں کی وفاداری میں فرق ہے۔ ان کو آپ کے مذہب سے عناد نہیں۔ اگر وہ وفادار ہوں۔ تو ہو سکتے ہیں۔ ہم لوگ عیسائی مذہب کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ مگر باوجود اس کے برٹش گورنمنٹ کے سب سے زیادہ وفادار ہیں۔ جس کا ثبوت ہر دفعہ ملا۔ اور ہمیشہ انشاء اللہ ملیگا۔ پس ہماری وفاداری دوسروں سے زیادہ قیمتی ہے۔ تو حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہبی حیثیت میں دنیا میں عیسائیت اور احمدیت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب تک دنیا میں ایک بھی عیسائی ہے یا غیر مذہب کا انسان ہے۔ کوئی سچا احمدی تبلیغ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا ٭

عیسائیت کے سب سے بڑے مرکز پر ہمارا حملہ

یورپ کی تمام اقوام میں سے انگلستان کے لوگوں کو مذہب کا بہت خیال ہے۔ دنیا میں جسقدر عیسائی مذہب انگلستان کے ذریعہ پھیلا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے ممالک کے ذریعہ بہت کم عیسائیت کی تبلیغ ہوئی ہے۔ امریکہ کی آبادی بھی آدھی سے زیادہ انگریز ہیں۔ چین۔ جاپان اور افریقہ وغیرہ ملکوں میں کروڑوں اور ہندوستان میں لاکھوں لوگ انگریزوں کے ذریعہ عیسائیت میں داخل ہوئے ہیں۔ پس انگلستان جو عیسائیت کا گڑھ ہے۔ اس پر ہم نے حملہ کیا ہے۔ یعنی ہمارے مبلغ وہاں پہونچے ہیں۔ ہمارے حملے لوہے کی تلوار سے نہیں۔ بلکہ دلائل کی تلوار سے ہیں۔ وہ ہمارے مذہبی مخالفوں کا قلعہ ہے۔ وہاں ہم نے سپاہی بھیجے ہیں۔ ان کے لئے سامان کی ضرورت ہے۔ سامان میں سب سے پہلے قلعہ کے مقابلہ میں قلعہ ہی ہونا چاہیئے۔ یہ قاعدہ ہے۔ کہ مورچہ کے مقابلہ میں جب تک مورچہ نہ ہو۔ تو کامیاب مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ جو فوج میدان میں ہو وہ مورچہ بند فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر ہمارے مبلغوں نے وہاں مسجد بنانے کی تحریک بارہا کی ہے اور مذہب کا قلعہ مسجد ہی ہوتی ہے۔ جس کے مناروں سے پانچ وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ اہل باطل پر گولے پھینکے جاتے ہیں ٭

فتح کیلئے سامانوں کی ضرورت

پس ہمارے مبلغوں نے مسجد کے لئے اصرار

کیا ہے۔ جب سپاہی وہاں موجود ہیں۔ اور ہم وہاں فتح کرنا چاہتے ہیں۔ تو فتح کے لئے سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان سامانوں میں سے سب سے بڑا سامان ایک مسجد کا ہوتا ہے۔ خدا نے اسوقت ہمارے لئے بہت آسانی کردی ہے۔ یعنی صرافی کے تغیرات کے ماتحت اگر ہم دس روپیہ یہاں دیں۔ تو وہاں پندرہ روپیہ کا پونڈ ہمیں مل جاتا ہے۔ اور خدا تعالے نے میرے دل میں بڑے زور سے تحریک کی ہے۔ کہ اس کام کو شروع کیا جاوے اور یہ تحریک عجیب طرح ہوئی ہے۔ کل جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے آیا۔ تو مجھے خیال ہوا۔ کہ پانچ سات ہزار روپیہ جمع کرکے ولایت بھیجدیا جاوے۔ کہ احمدیہ مسجد کا انتظام ہو۔ مگر جب ظہر کے بعد میں ان دوستوں کو جو مسجد میں موجود تھے۔ یہ تجویز سنانے لگا تو بجائے پانچ سات ہزار کے میرے منہ سے نکلا کہ پندرہ ہزار کی تحریک کی جائے۔ اور قرض کے طور پر جماعت سے لیکر یہ روپیہ بھیجدیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ ادا ہو جائے گا اسوقت چند دوست مسجد میں تھے۔ اسی وقت چندہ شروع ہو گیا۔ اور چھ سو روپیہ اسی وقت ہو گیا۔ گھر جا کر جب میں نے والدہ اور اپنی بیبیوں سے ذکر کیا۔ تو دو سو وہاں ہوا پھر جب میں مضمون لکھنے لگا۔ تو بجائے پندرہ کے تیس ہزار لکھا گیا۔ پہلے خیال تھا۔ کہ قرض لیا جائے۔ لیکن جب میں مضمون لکھ چکا۔ تو دیکھا کہ مضمون تو مکمل ہو گیا ہے۔ اس میں آگے لکھنے کی گنجائش نہیں۔ لیکن اس میں قرض کی بات رہ گئی ہے۔ میں نے ہر چند چاہا کہ کہیں اس کو داخل کروں۔ مگر اس کے درج کرنے کی کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خدا ہی کا تصرف ہے۔ کل شام کے وقت کچھ دوست مسجد مبارک میں جمع ہوئے۔ وہاں تحریک کی۔ اور آج عورتوں میں تحریک کی۔ تو مجھے بتلایا گیا۔ کہ آٹھ ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں۔ جنمیں سے بہت سی رقم وصول بھی ہو چکی ہے۔ اس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان سے ایک معقول رقم وصول ہوگی۔ اور اب آپ صاحبوں کو اسی کے لئے جمع کیا گیا۔ جب یہ تحریک باہر جائیگی۔ تو انشاء اللہ وہاں بھی جلد یہ تحریک کامیاب ہوگی *

ہندوستان اور ولایت کے اخراجات کی نسبت

ممکن ہے کہ بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ تیس ہزار روپیہ کی لاگت سے وہاں جو عمارت بنیگی۔ وہ بہت عظیم الشان ہوگی اور یہ ہماری موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک اسراف ہے۔ تو اس کے متعلق یاد رکھو۔ کہ انگلستان کا ملک ہمارے ملک کی طرح نہیں۔ اگر یہاں ایک روپیہ میں ایک چیز ملتی ہے۔ تو وہاں وہی چیز پندرہ روپیہ کی ہے اسی نسبت سے وہاں مزدوری کی گرانی ہے۔ کیونکہ ایک روٹی آٹھ آنے میں آتی ہے اور ایک انڈا چھ آنہ میں ملتا ہے۔ پس جب تک مزدور ایک معقول رقم نہ لے۔ اس کا کیسے گذارہ ہو سکتا ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر دیکھو۔ یہ ہمارے تیس ہزار جن کا پچاس ہزار بنتا ہے۔ اس سے جو عمارت بنے گی۔ وہ وہاں کے لحاظ سے ایک نہایت چھوٹی سی مسجد ہوگی۔ اگر یہاں اس لاگت کی مسجد بنائی جائے۔ تو موجودہ حالت میں یقیناً اسراف ہوگا۔ مگر ولایت میں اسراف نہیں ہے چونکہ وہاں مسجد بنیگی۔ اس لئے وہاں کے ہی متعلق اندازہ ہوگا۔ اس مسجد (مسجد اقصلی) کے برابر کی مسجد اگر یہاں بنائیں۔ تو سات آٹھ ہزار روپیہ میں بن سکتی ہے۔ لیکن اگر اتنی بڑی مسجد وہاں بنائیں۔ تو ڈیڑھ دو لاکھ میں تیار ہو سکتی ہے۔ یہ مسجد جس کیلئے چندہ کیا جا رہا ہے۔ تین چار مرلے کی ہوگی۔ اور چھوٹا سا صحن ہوگا۔ اس میں معمولی گذارہ کے لائق عمارت ہوگی۔ اور نیز یہ مسجد لنڈن میں نہیں ہوگی بلکہ لنڈن سے کسی قدر فاصلہ پر ہوگی

مسجد نہ ہونے کے نقصان

علاوہ ازیں جب مسجد بن جائیگی۔ تو وہ اپنا مکان ہوگا۔ جس کو روز بدلنے کی ضرورت نہ پڑیگی اور مکان بدلنے کا وہاں بڑا اثر پڑتا ہے۔ تین برس چودہری صاحب وہاں رہے۔ ان کو ہمیشہ مکان بدلنے پڑتے تھے۔ جس کا اثر ان کی تبلیغ پر بہت بڑا ہوا۔ مکان تبدیل کرنے کے متعلق یہ نہ خیال کرو۔ جیسے یہاں تخیذ تک چلے گئے۔ بلکہ لنڈن ایک سو میل لمبا شہر ہے ایسا سمجھو۔ جیسا یہاں سے گجرات۔ اب لنڈن میں مکان بدلنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ جیسے یہاں سے ایک مولوی گوجرات چلا جائے۔ یا گوجرات والوں کو کہا جائے۔ کہ مت گھبراؤ۔ مولوی تمہارے پاس ہیں۔ یعنی قادیان میں ہیں۔ جس طرح قادیان میں مولوی ہونے سے گوجرات والوں کو تسلی نہیں۔ اسی طرح لنڈن کی حالت ہے۔ ایک جگہ اگر ایک شخص رہتا ہے۔ تو وہاں لوگوں پر اثر پڑا ہے اور پھر وہ جگہ چھوڑ دینی پڑی۔ تو دوسری جگہ جانے سے اس جگہ کے لوگوں پر سے تمام اثر زائل ہو گیا۔ پھر مکان اپنا نہ ہونے کے باعث متعصب لوگوں سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ چودہری صاحب رہتے تھے۔ جنگ شروع تھی۔ ایک نومسلم شخص جس کا نام جرمن زبان میں تھا۔ آیا۔ صاحب مکان نے کہا کہ یا تو اس کو نکالو یا میرا مکان خالی کردو۔ چودہری صاحب نے کہا۔ کہ میں کیسے ایک شخص کو روک سکتا ہوں۔ جبکہ میں آیا ہی اس غرض سے ہوں۔ کہ لوگوں کو بلاؤں۔ اور تبلیغ کروں۔ غرض ایک تو مکان بدلنے سے وہ دلچسپی لوگوں میں پیدا نہیں ہو سکتی یا قائم نہیں رہ سکتی۔ جو پیدا ہو گئی ہو۔ دوسرے متعصب آدمی چھوٹی چھوٹی باتوں پر مکان خالی کرانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ سو سو میل کا چکر کاٹ کر جیسے یہاں سے گوجرات یا گوجرانوالہ یا فیروزپور۔ نہ روز ملنے کے لئے مبلغ کے پاس آ سکتے ہیں نہ مبلغ ان کے پاس جا سکتا ہے۔ غرض اس سے تبلیغ کے کام میں بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ اسی سے قیاس کرلو۔ کہ جب سے مکان چار پانچ سال کے لئے کرایہ پر لیا گیا ہے۔ ہمارے کام میں جلد جلد ترقی ہو رہی ہے پہلے دو تین سال میں گیارہ شخص مسلمان ہوئے تھے۔ اور اب سو سے بھی زیادہ ہیں۔ مگر ایک سال کے بعد مکان خالی کرنا پڑیگا۔ اور نیا انتظام کیا جائیگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یکلخت یہ ترقی رک جائیگی۔ بعض کہینگے۔ کہ اب جو مبلغ گئے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ یہ اس مکان کے ردو بدل کا نتیجہ ہوگا (خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس سے محفوظ رکھے)

اس کے علاوہ مسجد کے نہونے کا ایک اور بھی

اثر ہے۔ کہ جن لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض مسلمان ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کا مکان بھی نہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی جماعت نہیں۔ پھر وہ ضایع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جب وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ تو ان کو نئی سوسائٹی کی ضرورت ہوتی ہے مگر وہ ان کو سوسائٹی خیال نہیں کر سکتے۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ چند دن کے مہمان ہیں۔ لیکن جب وہ مکان دیکھیں گے۔ تو یقین کرینگے۔ کہ یہ ایک سوسائٹی ہے۔

ہماری جماعت کا جوش

پس ان حالات کے ماتحت مسجد کا ہونا ضروری ہے۔ اس بات کو خوب یاد رکھو۔ کہ وہ جگہ کفر و ضلالت کا قلعہ ہے۔ جس طرح یونان کے قلعہ کے فتح کرنے کے لئے ترکوں نے جوش دکھایا۔ اس سے کہیں بڑھ کر لا اله الا الله کے قلعہ کے قیام کے لئے تم جوش و خروش دکھاؤ۔ سو ہماری جماعت میں اس جوش کی خدا کے فضل سے کمی نہیں۔ قادیان کے وہ احباب جنہوں نے ابھی اس میں کوئی حصہ نہیں دیا۔ وہ بھی جو ہیں یا جو اپنے چندے میں کچھ بڑھا سکتے ہیں بڑھا کر اس کسر کو پورا کر دینگے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر یہی جوش جو یہاں کے احباب میں ہے۔ باہر اسی شان سے قائم رہا۔ تو یہ رقم بہت جلد پوری ہو جائیگی۔ یہاں تو بچوں میں اتنا جوش ہے۔ جس کی حد نہیں۔ ایک بچے نے جو کسی امیر کا لڑکا نہیں۔ بلکہ ہاتھ سے محنت کرنیوالے مزدور کا لڑکا ہے۔ اس نے ساڑھے تیرہ روپے مجھے دئے۔ اور بتایا کہ میرے والد جو پیسے مجھے خرچ کے لئے دیتے رہے ہیں۔ وہ میں جمع کرتا رہتا ہوں جس کی مجموعی رقم یہ ہے۔ جو میں مسجد کے لئے دیتا ہوں خدا جانے اس کے دل میں کیا کیا جوش ہوں گے۔ اور اس روپیہ سے کیا کیا کام لینے چاہتا ہو گا۔ لیکن اس نے اپنے اس مقصد پر جو تین چار سال سے اس کے ذہن میں تھا۔ اور جس کے لئے وہ پیسہ پیسہ جمع کر رہا تھا۔ چھری پھیر دی۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کے جوش اور ہمت کی بات ہے۔

پھر میں دیکھتا ہوں۔ کہ بظاہر اپنی ہمت سے بڑھکر لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں کام کرنیوالی روح موجود ہے۔ ان کے لئے دوہرا ثواب ہو گا۔ ایک تو یہ جتنا زیادہ دینگے۔ اسی نسبت سے اللہ تعالےٰ ثواب دیگا۔ دوسرے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ کہ لوگوں کو نیکی کی طرف دلالت کرنیوالے کو بھی اتنا ہی ثواب ملیگا۔ جتنا نیکی کرنیوالے کو۔ جو لوگ اس جماعت کے چندہ کی مقدار کو سنکر زیادہ چندہ دینگے اس کے زیادہ چندہ دینے کے عوض میں اللہ تعالیٰ قادیان والوں کو بھی ثواب دیگا۔ کیونکہ انہوں نے اس کام میں ابتدا بھی کی ہے۔ اور جو دے رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ بہت حد تک اپنے نفسوں کو قربان کر کے دے رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے اخلاص کے خدا کے فضل سے ذرائع وسیع ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس کے اخلاص اور حوصلہ میں وسعت دی۔ کہ اگر اس جماعت کے سوا دوسرے لوگوں کے اُمراء کا بھی مجمع ہوتا۔ تو مشکل سے ایسے کام کے لئے چندہ اسقدر جمع ہوتا۔ مگر یہاں تو نہ صرف مردوں نے ہمت دکھلائی۔ بلکہ عورتوں نے بھی ہمت دکھلائی۔ آج صبح وہ جمع ہوئیں۔ ان کا چندہ بھی دو ہزار سے اوپر جمع ہو گیا ہے۔ بہت نے اپنے زیور اُتار اُتار کر دیدئے جب میں مضمون لکھنے لگا۔ اور اس میں تیس ہزار چندہ لکھا گیا۔ تو میں نے چاہا کہ اپنی جماعت کے اُمراء کو توجہ دلاؤں۔ چنانچہ میں نے اسمیں لکھا۔ کہ غیر احمدی اُمراء مساجد کی تعمیر پر بڑی بڑی رقوم خرچ کر دیتے ہیں کیا آپ اتنا چندہ نہ کرینگے۔ بلکہ آپ ان سے بڑھ کر چندہ دینگے۔ مگر ایک خدائی تصرف نے مجھ سے یہ فقرہ بھی لکھوا دیا کہ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپکے غرباء احمدی بھائی آپ کو اس امر میں بھی شکست دینے کی کوشش کرینگے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا ہی کو یہ منظور ہے کہ اس تحریک میں زیادہ غرباء حصہ لیں۔ اور قادیان کے غرباء نے جو نمونہ دکھلایا۔ وہ بہت اعلیٰ ہے۔ کیونکہ یہاں غرباء نسبتاً زیادہ ہیں۔ ان کی آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہیں۔ پھر بھی باوجود اس کے انہوں نے چندے زیادہ دئے ہیں۔ ان کی عورتوں اور ان کے بچوں نے زور سے چندہ دیا ہے۔ میں نے جب یہ نظارہ دیکھا کہ عورتیں اپنے زیور اُتار اُتار کر دے رہی ہیں۔ اور کچھ پیسہ دو پیسہ یا اس سے بڑی رقم لے کر دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی طرح مردوں کا حال ہے

ایک عجیب نظارہ

تو اس بات کا خیال کرتے ہوئے ایک خاص حالت میرے دل میں آئی۔ اور معاً ایک نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ خدا کے فضل سے مجھے اس قسم کی طبیعت ملی ہے۔ کہ میں اپنے جذبات کو روک سکتا ہوں۔ مگر اس بات کو دیکھ کر میں بے بس ہو گیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مجھے حضرت عایشہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ میدے کی روٹی حضرت عایشہ کے سامنے آئی۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب پوچھا گیا۔ کہ آپ کیوں روتی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جَو کی روٹی کھاتے تھے۔ اور چکیاں اور چھلنیاں اسوقت نہ تھیں۔ جَو کی روٹی بے چھنے آٹے کی ہم پکا کر آپ کے سامنے رکھ دیتے۔ اور آپ کھا لیتے اب اس میدہ کی روٹی کو دیکھ کر اور اس حالت کو یاد کر کے یہ میرے گلے میں پھنستی ہے۔ مجھے بھی یہ نظارہ دیکھ کر ایک بڑا نظارہ یاد آ گیا۔ وہ وقت جب منارہ کے بنانے کا سوال درپیش تھا۔ اس پر میری نظر آج سے بیس سال پیچھے جا پڑی۔ چھوٹی مسجد جسمیں اسوقت چند آدمی بیٹھ سکتے تھے۔ وہاں حضرت صاحب بیٹھے تھے۔ منارہ کے بنانے کی تجویز درپیش تھی۔ اور دس ہزار کا حضرت صاحب نے تخمینہ لگایا تھا۔ تاکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ اپنے ظاہری لفظوں کے لحاظ سے بھی پوری کر دی جائے اب سوال یہ تھا۔ کہ دس ہزار روپیہ کہاں سے آئے کیونکہ اسوقت جماعت کی حالت زیادہ کمزور تھی۔ اس کے لئے دس ہزار کو سو سو روپیہ کے حصوں پر تقسیم کیا گیا۔ اور اس فہرست کو دیکھنے سے معلوم

ہوتا ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگوں پر بھی سو روپیہ لگایا گیا جن کی حیثیت سو روپیہ ادا کرنے کی نہ تھی۔ اور اسوقت گویا دس ہزار روپیہ کا جمع کرنا ایک امر محال تھا۔ اس وقت بعض لوگوں نے اپنی حالت اور حیثیت سے بڑھکر چندہ دیا۔ چنانچہ منشی شادیخان صاحب پر بھی سو روپیہ غالباً لگا تھا۔ انھوں نے اپنا تمام گھر کا سامان بیچکر تین سو روپیہ پیش کر دیا۔ اسپر حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شادی خان صاحب سیالکوٹی نے بھی وہی نمونہ دکھایا ہے۔ جو حضرت ابوبکر رض نے دکھایا تھا۔ کہ سوائے خدا کے اپنے گھر میں کچھ نہیں چھوڑا۔ جب میاں شادی خان نے یہ سُنا تو گھر میں جو چارپائیاں موجود تھیں۔ ان کو بھی فروخت کر ڈالا۔ اور ان کی رقم بھی حضرت کے حضور پیش کر دی۔ مگر باوجود اتنی کوشش کے یہ روپیہ پُورا نہ ہُوا۔ مجھ کو یاد ہے۔ کہ اس کام کے لئے سیالکوٹ سے حضرت صاحب نے میر حسام الدین صاحب کو جو میر حامد شاہ صاحب کے والد تھے۔ بُلایا۔ کیونکہ ان کو عمارت کا مذاق تھا۔ جو بجٹ تیار کیا گیا۔ اسپر اتنا خرچ آ گیا۔ کہ خیال تھا کہ جمع شدہ روپیہ سے صرف بنیادوں سے اُوپر تک شاید عمارت بلند ہو سکے۔ اب خیال ہُوا۔ کہ کیا کیا جائے۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ اسی روپیہ میں کام کر دو۔ میر صاحب بلند آواز کے آدمی تھے۔ اور حضرت صاحب کے بچپن کے دوست تھے۔ بعض اوقات حضرت صاحب سے لڑ بھی پڑتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حضرت آپ مجھ سے وہ کام کرانا چاہتے ہیں۔ جو ممکن نہیں۔ اس روپیہ میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اچھا میر صاحب آپ بتلائیں۔ کہ آپ کے اندازہ میں کتنا روپیہ درکار ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ پچیس ہزار۔ اسپر حضرت صاحب نے فرمایا۔ میر صاحب آپ کے اتنے بڑے اندازہ کے تو یہ معنے ہوئے۔ کہ کام کو روک دیا جائے۔ اس وقت بہت سے لوگ ہونگے جو خیال کرتے ہونگے۔ کہ اگر ہم ہوتے۔ تو پچیس ہزار کیا بات تھی۔ فوراً مہیا کر دیا جاتا۔ مگر جب تو یہ حالت تھی کہ پچیس ہزار کا نام سُن کر کہدیا جاتا تھا۔ کہ کام کو روک دینا چاہیئے۔ یا اب تیس ہزار کہا جاتا ہے۔ اور ایک مہینہ کے اندر جمع کرانے کا خیال ہے۔ اور جس طرح قادیان میں چندہ ہُوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہینہ کے اندر اندر یہ روپیہ جمع ہو جائیگا۔ اور اُمید ہے۔ کہ اس رقم کو گورداسپور۔ امرتسر لاہور کے تینوں ضلع ہی پورا کر دینگے۔ اور باقی اضلاع کے لوگ یہی کہیں گے۔ کہ ایک تحریک ہوئی تھی جو لاہور میں پُہنچ کر ختم ہو گئی۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان

یہ اصل میں لوگوں کے لئے ایک نشان ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کیا نشان دکھایا۔ کیا یہ نشان نہیں کہ ایک غرباء کی جماعت دین کے لئے اس طرح قربانیاں کرتی ہے۔ عیسائی مورخ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سامان فتح مہیا تھے۔ روم کی سلطنت مٹ رہی تھی۔ ایران کمزور تھا۔ مسلمان جوش سے اُٹھے۔ انہیں فتح حاصل ہو گئی۔ اسی طرح لوگ اب تو ہم پر ہنستے ہیں۔ مگر جب دو تین سو سال کے بعد احمدیت پھیل جائیگی۔ تو لوگ کہدینگے۔ کہ پہلے مذاہب بے جان ہو گئے تھے۔ احمدیت میں جان تھی۔ احمدی جوش سے اُٹھے۔ اور انہوں نے غلبہ پا لیا۔ آج ہنسی کے طور پر پوچھا جاتا ہے۔ کیوں جی! کتنی حکومتیں احمدی مُسلمان ہو گئیں۔ لیکن جب حکومتوں کو خدا تعالےٰ مُسلمان کر دیگا۔ تو کہیں گے۔ کہ تم لوگ جوش سے اُٹھے۔ اور دنیا کو شکار کر لیا۔

جیسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ابتدائی حالت تھی۔ ویسی ہی بعینہٖ ہماری آج سے بیس سال قبل تھی۔ اور اب بھی قریباً ویسی ہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ کی نسبت فرانس کا ایک مورخ لکھتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ایک بات عجیب تھی۔ لوگ کہتے ہیں وہ جھوٹا تھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ وہ کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اس کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کو غلطی لگی تھی۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ میں اس نظارہ کو دل میں لا کر حیران ہو جاتا ہوں۔ کہ آج سے تیرہ سو[۱۳۰۰] سال پہلے ایک چھوٹی سی مسجد میں جس پر کھجور کی ٹہنیوں کی چھت پڑی تھی۔ جو بارش کے وقت ٹپکنے لگ جاتی تھی۔ اور نمازیوں کو کیچڑ میں نماز ادا کرنی پڑتی تھی اس میں بیٹھ کر کچھ لوگ جن کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا بھی میسر نہیں تھا۔ یہ باتیں کرتے تھے۔ کہ ہم دنیا پر غالب آ جاوینگے۔ اور جو دین ہم پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کو پھیلا دینگے۔ اور پھر باوجود اس بے بضاعتی کے وہ اپنی بات کو پورا کر کے دکھا دیتے ہیں۔ یہ ایک معمولی بات نہیں۔ بلکہ غیر معمولی ہے۔ اس بات کو سوچنا چاہیئے یہی حال ہمارا ہے۔ ایک طرف غور کرو یورپ میں پیس کانفرنس بیٹھی ہے۔ اس میں مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان اور دوسری بڑی سلطنتوں کے وزراء اور نمائندے تجویز کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے ایک ہماری یہ جماعت ہے۔ جو شرک کے مقامات میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے اور دیگر مذاہب کے پیروؤں کے دلوں کو دلائل سے فتح کرنے اور اسطرح امن قائم کرنے کیلئے مشورہ کرنے کے لئے بیٹھی ہے۔ وہاں اگر وزراء سلطنت ہیں۔ تو یہاں غرباء ہیں جنمیں سے بہت کی وہی حالت ہے۔ جو اسوقت صحابہ کی حالت تھی۔ بس یہ لوگ کیا نظر آتے ہیں۔ ان کا خیال ہے نہ صرف خیال بلکہ یقین اور ایمان ہے۔ کہ ایک ایک اینٹ جو ان کی طرف سے لندن میں مسجد کی رکھی جائیگی وہ گویا ترقی اسلام کی بنیاد کی اینٹ ہو گی۔ اسوقت دنیاوی طور پر خواہ کیسے ہی وسیع دماغ کا آدمی ہو وہ اسبات کو سمجھ نہیں سکتا کہ یہ لوگ بھی کچھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر خدا ان سے بہت کچھ کرا سکتا ہے۔

امید ہے کہ اب چندوں کی مقدار آمد بہت بڑھ جائیگی۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ جلد وہ وقت نہ آ جائے جس کے متعلق رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ احد کے برابر سونا ابتداء کے ایک درہم کے برابر ہو گا لیکن ابھی وقت ہے۔ خوب ثواب کمایا جا سکتا ہے۔ خصوصاً قادیان والوں کیلئے۔ اس لئے میں نے آپ لوگوں کو جمع کیا ہے۔ اور وہ تمام ضروریات بتا دی ہیں۔ جو وہاں مسجد بنانے کی داعی ہیں۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے چندہ کی مقدار کو جو انہوں نے پہلے لکھایا آگے بڑھا سکتے ہیں بڑھا دیں جنہوں نے نہیں لکھوایا۔ لکھوا دیں۔

[illegible]

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)
(۲۵- دسمبر ۱۹۱۹ء)

اتوار کا لیکچر ۲۱- دسمبر ۱۹۱۹ء کو احمدیہ لیکچر ہال میں اخویم محمد سلمان فیتھ احمدی کی تقریر "ضرورت زمانہ" پر تھی۔ لیکچر ہال حاضرین سے پُر تھا۔ حاضرین میں محمد سلمان شلائخ و عبد العزیز ہیچ اور مسٹر الگزنڈر بشیر سہول سیوہار معہ ایک روسی جنٹلمین اور ڈاکٹر فہمی برکات درج - پی۔ ایچ۔ ڈی تھے۔ جلسہ کی کارروائی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے زیر صدارت شروع ہوئی۔ اور پروگرام حسب ذیل تھا۔

تلاوت قرآن شریف - مسٹر ادریس
ترجمہ انگریزی قرآن - مسٹر نعمہ بیرڈ
کلام احمد از دعاوی و تعلیم احمد مرتبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب } فاطمہ کیتبلین
تقریر - محمد سلمان فیتھ
سوالات و جوابات۔
دعا - حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔

تقریر اور اسکے بعد اخویم فیتھ نے اپنی مخلصانہ طرز اور جوش سے بھرے ہوئے انداز کے ساتھ زمانہ کی ضروریات کو پیش کیا اور تمام مذاہب کی حالت موجودہ کو دکھا کر اور مسلمانوں کے مسلمان نہ رہنے کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی ضرورت بتائی۔ اور حضور کے وجود باوجود کو دنیا کی امید ظاہر کر کے حاضرین کو اس مصلح آخر زمان کے قبول کرنے اور برکت پانے کی طرف متوجہ کیا ❊

تقریر کے بعد مسٹر محمد سلمان شلائخ نے مختصر سی تقریر کی۔ اور قرآن مجید کے کامل کتاب ہونے پر زور دیا۔ مسٹر شلائخ کے بعد مولوی فتح محمد سیال نے نہایت یقین دلانیوالے پُر شوکت الفاظ میں مسلمانوں کی نامسلمان حالت کا نقشہ کھینچا۔ اور افغانوں کے احمدی بزرگوں کو شہید کرنے نیز ترکوں کے غیر اسلامی طریق اختیار کرکے اسلام سے بیگانہ ہونے کی طرف حاضرین کی توجہ منعطف کی۔ اور مسلمانوں کے مسلمان ہونے کی ضرورت کو آشکارا کیا ❊

مولوی فتح محمد سیال کے بعد خاکسار نیر نے کہا کہ حضرت سرور کونین محمد مصطفٰے نے فرمایا تھا کہ قرآن ایک وقت آسمان پر اٹھا لیا جائیگا۔ اور ایک فارسی النسل شخص پیدا ہو کر قرآن کو پھر زمین پر واپس لائیگا۔ یعنی قرآن پاک کے باوجود کامل کتاب ہونے کے مسلمان بھی اسے چھوڑ دینگے۔ اور ایک شخص مبعوث ہو کر پھر قرآن پاک کی تعلیم کو نشانات کے ذریعہ سے پھیلائیگا۔ اور خدا نے اس وعدہ کے مطابق حضرت احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا۔ آؤ اور برکت پاؤ۔

حضرت مفتی صاحب نے دعا میں حاضرین کو مسیح موعود پر ایمان لانے اور برکات سے مستفیض ہونے کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اللہ تعالیٰ سے لوگوں کے قلوب حضرت احمد نبی اللہ کو قبول کرنے کے لئے کھول دینے کی استدعا کر کے جلسہ کو ختم کیا ❊

روسی نوجوان کو تبلیغ جلسہ کے بعد مبلغین حاضرین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور نئے آدمیوں میں سے علم حاصل کرنے کے زیادہ شائق شخص کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے۔ آج جو شخص سب حاضرین میں سے زیادہ توجہ کا مستحق تھا وہ روسی آزاد خیال نوجوان تھا۔ اس سے قریباً ایک گھنٹہ تک مکرم چودہری صاحب نے گفتگو کی اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا ذکر کر کے اس طالب حق پر دلائل بعد دلائل دے کر ثابت کیا کہ آنیوالا مصلح و مسیح موعود حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا اور کوئی نہیں۔ یہ نوجوان بہت قابل آدمی ہے۔ اور بہت متاثر ہو کر واپس گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کے دل کو صداقت مسیح موعود کے لئے کھول دے ❊

ایک عجیب تحریک اس روسی نوجوان نے بتایا۔ کہ اس کو بورن متھ میں جہاں حضرات مفتی صاحب اور قاضی صاحب تبلیغی دورہ کر آئے ہیں ایک لیڈی نے سٹار سٹریٹ مشن کا پتہ دیا تھا۔ اور آنے والے عالمگیر معلم کی نسبت علم حاصل کرنے کی سفارش کی تھی۔ اسی طرح ایک تھیوسوفسٹ خاتون نے بتایا کہ اس کو ہیسٹنگز میں جہاں برادران قاضی صاحب چودہری صاحب اور ساگر چند صاحب دورہ کر آئے ہیں ایک دوست نے احمدیہ مشن کا پتہ دیا۔ اور سٹار اسٹریٹ میں جانے کی سفارش کی تھی۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ تھیوسوفسٹ اور آرڈر آف دی سٹار ان دی ایسٹ کے ممبروں میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر غور کرنے کی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے سلسلہ عالیہ میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔

نومسلم مبلغین الحمد للہ کہ ہمارے نومسلموں میں بھی تبلیغ حق کا جوش ہے۔ گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں کہ برادر محمد سلمان فیتھ کی تبلیغ سے ایک جنٹلمین ٹامسن نام اسلام لائے ہیں۔ اور برادر محمد یونس کی تبلیغی سعی کا نتیجہ ہے۔ کہ مسٹر و مسز کریس کو احمدی ہونے کی توفیق ملی ہے۔ اب آپ یہ سنکر خوش ہونگے کہ اخویم داؤد فیتھ ایک تعلیم یافتہ ذہین لیڈی کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور اخویم محمد سلمان فیتھ نے اپنی اہلیہ کو قریباً اعلان اسلام کرنے کے لئے تیار کر لیا ہے ایک مدت سے مسیحی و یہودی مبلغین اہلیہ محمد سلمان فیتھ کو بہکانے کی کوشش میں مصروف تھے۔ مگر خدا کے فضل سے ناکام رہے۔ اخویم عبد اللہ باٹسلے اپنی بیوی کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور خاکسار بھی خاتون موصوفہ سے برادر موصوف کی درخواست پر ان کے گھر جا کر پیغام حق پہونچا آیا ہے۔ اخویم حسن ٹامسن نے بھی اپنی اہلیہ کو تبلیغی خط YORKSHIRE. میں لکھا ہے ❊

ہماری نئی بہن امۃ اللہ کلائے میں جوش تبلیغ بڑھا ہوا ہے۔ انہوں نے آرڈر آف دی سٹار ان دی ایسٹ Order of the star in the East. کے پریزیڈنٹ مسٹر کرشنا مورتی کو جو آج کل لنڈن میں ہیں۔ اور جن کی نسبت عالمگیر معلم ہونے کا خیال ہے۔ ایک رنگ میں پیغام مسیح پہونچا دیا ہے۔ اور

حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی طرف ان کو متوجہ کیا ہے۔ مس موصوفہ کو فخر ہے۔ کہ اس نے جرأت کر کے پیغام پہونچا دیا۔ اور خوشی ہے۔ کہ آرڈر مذکور کی کمیٹی نے مس کاٹے کے بھیجے ہوئے کاغذ کو توجہ سے پڑھا

ایتوار کے جلسہ کے بعد اخویم سعید ولسن بعض خواتین کو کثرت ازدواج اور طلاق کے مسائل کا فلسفہ سمجھاتے رہے۔

احمدی بچوں کو دعوت۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ برٹش احمدیز اب اپنے کام میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ کی اشاعت کے ذرایع پر غور کرنے کی دھن ان کو لگ چکی ہے۔ چنانچہ اخویم محمد سلمان کی تجویز سے "برٹش احمدیہ کمیٹی" بنائی گئی ہے۔ جس کی غرض سردست تو یہ ہے۔ کہ سن ۱۹۲۰ء کے پہلے ایتوار کو ساڑھے چار بجے احمدی بچوں کو اور ان کی ماؤں کو چائے کی دعوت دی جائے۔ اور بچوں کو قرآن پاک سے بعض آیات یاد کرائی جائیں۔ جن کو یہ دعوت کے [illegible] اور اس کے بعد ان کو تحائف دئے جائیں۔ اس [illegible] بچوں کو اپنے مذہب کی طرف توجہ ہوگی۔ اور دین میں دلچسپی لینگے۔ اس غرض سے دعوت کا انتظام کرنے کے لئے کمیٹی نے ذیل کے عہدہ دار تجویز کئے ہیں

(۱) میر مجلس مسٹر سعید ولسن جنرل سکرٹری ورکرز ویلفیر لیگ آف انڈیا۔
(۲) مرد سٹوارڈ - مسٹر محمد سلمان فیتھ
(۳) لیڈی سٹورڈ - مسز سعیدہ پاٹر ولسن
(۴) سوپروائزر - مسز حنیفہ بکین
(۵) خزانچی و سکرٹری - عبد الرحیم نیر
(۶) اسسٹنٹ سکرٹری - مس ہاڈ بسم اللہ ہارڈی

اس دعوت کا تمام خرچ مقامی برٹش احمدی برداشت کرینگے۔ چنانچہ چندہ وصول ہو رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے امید ہے کہ تمام کام نہایت عمدگی سے انجام پذیر ہوگا۔ مسز حنیفہ بکین خصوصیت سے دلچسپی لے رہی ہیں۔ اور چندہ میں بھی بڑھ کر حصہ لیا ہے۔ جزاہا اللہ۔

مولوی فتح محمد سیال کا دَوْرہ۔

انگلستان کے ہر کرنے میں پیغام حق پہنچانے کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ مختلف مقامات میں سلسلہ عالیہ پر تقریریں ہوں۔ اس غرض سے جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ چودہری صاحب نے تبلیغی دورہ شروع کر دیا۔ فاکسٹن اور ڈربی میں لیکچر ہو چکے ہیں۔ سوتھ سی میں وہاں کی جماعت کی تعلیم و تربیت اور عوام کو علم دینے کے لئے چودہری صاحب انشاءاللہ جنوری میں اس جگہ قیام کرینگے۔ اور اس کے بعد انگلستان کی مختلف سوسائٹیوں میں جن کی طرف سے دعوتیں آ رہی ہیں۔ تقریر فرمائینگے۔ ایک سوسائٹی نے لکھا ہے کہ ہم کو "مسیح موعود" پر لیکچر دو۔ اور کرایہ آمد و رفت و جملہ اخراجات قیام و رہائش پیش کئے ہیں اس طرح گویا اللہ تبارک و تعالےٰ خود قلوب میں تحریک کر رہا ہے۔ کہ وہ اس "آب حیات" کے جام زندگی بخش کو پئیں۔ جس سے دنیا کی "واحد امید" وابستہ ہے اور جسے بدقسمت انسان "سم قاتل" سمجھ کر ترک کر چکے ہیں ٭

اس دورہ کے لئے مکرم چودہری صاحب کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑی۔ اور لوگوں کو اپنا پرانا تبلیغی دورہ یاد دلا کر نئے انتظام کیلئے آمادہ کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین ٭

تقسیم لٹریچر

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے پاس کافی لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے نہیں۔ اور نہ ہی مسیح موعود کی سوانح عمری عمدہ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپی ہوئی موجود ہے۔ مجاہد فی سبیل اللہ اخویم سیٹھ عبد اللہ الہ دین کی کتاب "احمد" بھی ختم ہو چکی ہے تاہم جو کچھ ہے ہم اس کا بہترین استعمال کر رہے ہیں۔ اور "زندہ خدا کے زندہ نشانات" اور "صداقت کیطرف بلاوا" نامی رسائل کو تقسیم کر رہے ہیں۔ کیا احباب نظارت تالیف و اشاعت کی مدد کر کے ہمیں بہت سا لٹریچر فراہم کر دینگے؟

الفضل چالیس شخصوں کو نصف قیمت پر

ایک اللہ کے عبد مخیر بزرگ نے اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے پانچ روپے ماہوار کا عطیہ الفضل کو بھیجنے کا وعدہ بلا ہماری کسی تحریک کے کیا ہے۔ پہلی قسط وصول بھی ہو گئی چونکہ الفضل جماعت ہی کا اخبار ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو غیر مستطیع احمدی اصحاب بہ تصدیق سکرٹری یا پریزیڈنٹ انجمن مقامی اپنی درخواست سالانہ یا ششماہی نصف قیمت کے ساتھ منی آرڈر کر دینگے۔ اور کوپن پر اپنا پورا پتہ لکھیں گے۔ ان کے نام باقی نصف قیمت اس روپے سے ملا کر اخبار الفضل جاری کر دیا جائیگا۔ یعنی جو صاحب عہ منی آرڈر کرینگے ان کو چھ ماہ تک اور جو تین روپے بھیجیں گے۔ ان کو ایک سال تک اخبار جائیگا ٭

میں چاہتا ہوں کہ اس رعایت سے غیر مستطیع خواتین جماعت احمدیہ فائدہ اٹھائیں۔ اور ان میں اخبار بینی کا مذاق پیدا ہو۔ اس لئے ان کی طرف سے جو درخواستیں وصول ہونگی۔ وہ بہر حال مقدم رکھی جائینگی۔ اور ان سے مقدم وہ درخواستیں رکھی جائینگی۔ جو طالب حق غیر احمدیوں کی طرف سے آئیں۔ اور جو اخبار کی نصف یا تہائی قیمت اپنی گرہ سے دیں۔ باقی اس فنڈ سے ڈالی جائیگی۔

مینیجر "الفضل" قادیان

الفضل پر بیس (۲۰) روپے ماہوار کا مزید خرچ

جلسہ میں کچھ خریدار بڑھے ہے۔ اسکی وجہ سے کچھ اخبار زائد چھپوانا پڑتا ہے۔ مگر اس کی چھپوائی کا خرچ اتنا ہی مطبع کو دیا جاتا ہے۔ جتنا ۲۵۰ مزید کاپیاں چھپوانے کا۔ اسلئے ان خریداروں سے جتنی قیمت وصول ہوگی۔ اسی قدر اور روپیہ دفتر کو اپنی گرہ سے خرچ کر کے انہیں اخبار پہنچانا پڑتا ہے۔ پس احباب توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں اور کم از کم دوسو خریدار ایک مہینہ کے اندر اندر مہیا کر دیں تاکہ خرچ آمد سے نہ بڑھے اور نقصان نہ ہو۔ جو موجودہ صورت میں ہو رہا ہے۔ مینیجر الفضل قادیان

مولوی محمد علی صاحب جواب دیں

۱۹۔ جنوری ۱۹۲۰ء کو بمقام دہلی ہندو مسلمانوں کی طرف سے جو ایڈریس خلافت ٹرکی کے متعلق حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔ اس پر دستخط کرنیوالوں میں سے ایک نام "مولوی محمد علی قادیانی" بھی ہے جیساکہ لاہور کے روزانہ اخبار آفتاب مورخہ ۲۳۔ جنوری ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے جو حال ہی میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اور جسمیں انہوں نے ٹرکی کے متعلق جماعت احمدیہ کے ان خیالات سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے جو پچھلے دنوں حضور لاٹ صاحب پنجاب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نمایندوں نے ظاہر کئے تھے۔ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا خلافت ٹرکی کے متعلق وہی عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ جو "عام مسلمانوں" کا ہے۔ اس سے ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ مولوی محمد علی صاحب کا ہی نام ہوگا اور انھوں نے اس معاملہ میں "عام مسلمانوں" کے ساتھ عملی طور پر اپنا اتفاق ظاہر کرنے کے لئے بڑی خوشی سے دستخط کئے ہونگے۔ لیکن چونکہ بعض اخباروں میں "قادیانی" کی بجائے "قادرنی" چھپ گیا ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ ہم اس معاملہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرکے کچھ لکھیں۔ یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آیا انہوں نے مذکورہ بالا ایڈریس پر دستخط کئے ہیں۔ اور "مولوی محمد علی قادیانی" سے مراد انہی کی ذات ہے یا نہیں۔ ایک ہفتہ ہم اس کے جواب کا انتظار کرینگے۔ اگر اس عرصہ میں ہمیں کوئی جواب نہ دیا گیا۔ تو ہم یہ یقین کرکے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اسپر دستخط کئے ہیں۔ جو مناسب ہوگا لکھینگے۔

یہ اطلاع خاص طور پر مولوی محمد علی صاحب کو بھیجا دی جائیگی۔ اور ایک ہفتہ اس کے جواب کا انتظار کیا جائیگا۔ امید ہے مولوی صاحب بہت جلد ہی مناسب جواب سے ممنون فرمائینگے۔

مینیجر کی اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو

بوجہ جنگ ہم الفضل ہندوستان سے باہر کے احباب کو بلا وصول قیمت پیشگی بھی بھیجتے رہے ہیں۔ مگر اب چونکہ امن ہو چکا ہے۔ اس لئے اب مزید رعایت موقوف کر دی گئی۔ اور مفصلہ ذیل احباب کے نام پرچہ تا وصولی بقایا و قیمت پیشگی نہیں جائے گا۔ مہربانی فرماکر منی آرڈر بھجوادیں۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام	کب قیمت ختم ہوئی
۲۰۹۸	جناب محمد اکبر علی صاحب	۳۰ مئی ۱۹ء
۱۷۲۴	جناب احمد حسین صاحب	دسمبر ۱۷ء
۲۱۰۰	جناب ایم اللہ بخش صاحب	۳۰ مئی ۱۹ء
۱۲۹۹	جناب عبدالرحیم صاحب	فروری ۱۹ء
۲۱۲۵	جناب وارث علی صاحب	۲۰ جون ۱۹ء
۲۱۲۸	جناب فقیر اللہ صاحب	۲۵ جون ۱۸ء
۲۱۳۷	جناب علی بہادر خان صاحب	۳۰۔ اپریل ۱۹ء
۱۱۸۵	جناب ڈاکٹر محمد علی خان صاحب	۳۰ جون ۱۹ء
۲۱۱۵	جناب نظام الدین صاحب	۳۰۔ مئی ۱۹ء
۲۱۴۴	جناب علی اصغر صاحب	۳۰۔ ستمبر ۱۸ء
۹۱۹	جناب رسول بخش صاحب	۳۰ جولائی ۱۹ء
۲۳۵۶	جناب ایم غلام فرید صاحب	۱۵۔ اپریل ۱۹ء
۵۰۲	جناب محمد جان صاحب	۳۰۔ ستمبر ۱۹ء
۱۰۶۵	جناب ایم محمد ابراہیم صاحب	۱۸۔ جون ۱۷ء
۱۳۶۶	جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب	جون ۱۷ء
۹۶۷	جناب محمد عبداللہ صاحب جینتی کانگو	اکتوبر ۱۹ء
۱۴۱۷	جناب محمد عبداللہ صاحب	فروری ۱۷ء
۲۳۸۷	جناب عنایت علی صاحب	یکم مئی ۱۹ء
۱۵۰۰	جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب	۳۰ دسمبر ۱۸ء
۱۴۶۷	جناب عطاء الدین صاحب	۳۰ نومبر ۱۷ء
۵۳	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب	۳۰ نومبر ۱۸ء

نمبر خریداری	نام	کب قیمت ختم ہوئی
۱۸۱۰	جناب غلام نبی صاحب	۲۳۔ اپریل ۱۸ء
۱۷۲۹	جناب محمد اسحٰق صاحب	۱۷۔ جنوری ۱۸ء
۱۸۳۰	جناب صوبیدار غلام حسین صاحب	۳۰ ستمبر ۱۹ء
۴۲۳	جناب نور محمد صاحب	اگست ۱۹ء
۱۷۰۱	جناب محمد عزیز الدین صاحب	۳۰۔ جنوری ۱۸ء

علاوہ ازیں منظفر خان صاحب نمبر ۲۱۲۱ و فخر الاسلام صاحب نمبر ۲۲۱۱ و مہر علی نمبر ۲۲۴۳ و غلام مجتبیٰ صاحب نمبر ۳۸۴ کی قیمت دسمبر میں ختم ہوتی ہے۔ وہ آئندہ کیلئے پیشگی قیمت بھجوائیں۔
(مینیجر الفضل قادیان)

الفضل کے لوکل خریداروں کو اطلاع

اس سے پہلے لوکل خریداروں سے بالعموم للعہ سالانہ وصول کئے جاتے رہے۔ مگر اب دفتر کا دوسرا کام اس قدر ہے۔ کہ ہم اسی چپراسی سے لوکل تقسیم کا کام نہیں لے سکتے۔ کیونکہ قادیان کی بستی خدا کے فضل سے ایک ایکسٹینشن تک پہنچ رہی ہے۔ پس آئندہ لوکل خریداروں سے چھ روپے سالانہ وصول ہونگے۔ جیسا بیرونی خریداروں کے لئے ایک پیسہ کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے۔ ایسا ہی لوکل خریداروں کے لئے ایک ملازم کو وقت دینا پڑتا ہے

ختم نبوت مفت منگوا لیجئے

مولوی عبیداللہ صاحب مبلغ مارشیس نے ایک مضمون اسلامی مبلغ (مونگھیر) کے جواب میں لکھا ہے جو اخبار میں چھپ چکا ہے۔ اور اب شیخ مشتاق حسین صاحب بلٹری جلیکس [illegible] نے اسکی بانسو کاپیاں اپنے خرچ پر چھپوا کر مفت شائع کرنی چاہی ہیں۔ اس لئے تمام سکرٹریان تبلیغ و انجمنہائے احمدیہ کو اطلاع ہو کہ یہ رسالہ آدھ آنہ کی کاپی محصول ڈاک بھیجکر منگوالیں۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک قسم کی نبوت جاری ہے۔ اور جو لوگ مطلق نبوت کے بند ہو جانے کے قائل ہیں ان کے اعتراضات کا جواب

ممالکِ غیر کی خبریں

ترکی معاملے کے تصفیہ میں التوا

پیرس ۱۷ - جنوری - زیادہ ضروری بولشویک خطرہ کی وجہ سے ترکی مسئلہ پیچھے جا پڑا ہے - ممکن ہے کہ اتحادی نمائندوں کی موجودہ مجلس ترکی مسئلہ کو طے نہ کرے۔

بولشویکوں کے خلاف اہل لٹ لینڈ کی پیشقدمی

کوپن ہیگن ۱۶ - جنوری - اہل لٹ لینڈ برابر بولشویکوں کے خلاف بڑھ رہے ہیں - تیز ابول نے ریشیزا کے شمال میں کئی ایک دیہات پر قبضہ کر لیا ہے یہاں سخت جنگ ہو رہی ہے - اور بولشویکوں کو وسیع پیمانے پر کمک پہونچ گئی ہے - برطانی جرنیل برٹ نے اہل لٹ لینڈ اور اہل پولینڈ کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی ۔

ڈینکین کے پسپا ہونے کے بواعث

لنڈن ۱۸ - جنوری - نووراسک سے اخبار ڈیلی اکسپرس کو ایک تار موصول ہوا ہے - کہ ٹاگن روگ میں جنرل ڈینکین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میری پسپائی کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ میرے خلاف بولشویک افواج زیادہ تعداد میں تھیں - میں فرانس اور انگلستان سے مدد ملتے رہنے کا متوقع ہوں - لیکن اگر یہ مدد عارضی طور پر نہ دیگئی اور میرا کام خراب پڑ گیا - تو بھی جدوجہد جاری رہیگی کیونکہ بولشویکوں کی مستقل فتح کا خیال ناقابل برداشت ہے - میں جرمنی سے مدد مانگنے کے خیال کے خلاف ہوں ۔

ہنگری کیساتھ صلح کی شرائط

(پیرس ۱۷ - جنوری) ہنگری کے ڈیلیگیٹوں کو شرائط صلح پر اپنی رائے کے اظہار کے لئے دو ہفتے کی مہلت دیگئی ہے - جن کی رو سے ہنگری یگوسلاف، اور زیکو سلاف کی آزادی کو تسلیم کریگا ہنگری کی سرحد کا فیصلہ سات آدمیوں کی کونسل کریگی جنمیں سے پانچ کا تقرر اتحادی کرینگے - ہنگری کی سپاہ ساڑھے تین لاکھ سے متجاوز نہ ہوگی - اور اسے بھاری توپیں رکھنے کی قطعاً اجازت نہ ہوگی ۔

برلن کا بلوہ

(برلن - ۱۶ - جنوری) کمیونسٹوں نے اس امر پر اظہار ناراضگی کے طور پر کہ ۱۳ - جنوری کو مظاہرہ کرنیوالوں میں سے کئی آدمی مارے گئے - ۲۴ گھنٹہ کے سٹرائک کی تجویز کی تھی - لیکن عملی طور پر اسمیں ناکامی رہی - ٹریم کاریں تھوڑی سی بند رہیں اور صرف چند فیکٹریاں بند ہوئیں ۔

شاہ ایران بلجیم میں

(برسلز - ۱۶ - جنوری) ۱۴ تاریخ کو شاہ ایران پیرس سے روانہ ہو کر یہاں پہونچے - سٹیشن پر شاہ بلجیم نے فوجی اعزاز سے آپکا خیر مقدم کیا - شام کو ایک دعوت میں شاہ نے ایک تقریر کی - جسمیں بلجیم کی ایران کے ساتھ دوستی کے مضمون پر زور دیا - آج شاہ ایران فرانس کو واپس تشریف لے گئے - روانگی کے وقت شاہ بلجیم سٹیشن پر موجود تھے

قیصر کی حوالگی کا مطالبہ

(پیرس - ۱۹ - جنوری) قیصر کی حوالگی کے مطالبہ کے بارہ میں جو مراسلت مسٹر کلیمنشو کے دستخطوں سے گورنمنٹ ہالینڈ کو بھیجی گئی ہے - وہ شایع ہو گئی ہے ۔

اس کا خلاصہ یہ ہے - کہ اتحادیوں نے صلحنامہ کی ۲۲۷ دفعہ پر عملدرآمد کرنے کا تصفیہ کر لیا ہے - اسلئے وہ گورنمنٹ ہالینڈ سے درخواست کرتے ہیں کہ ولیم آف ہوہنزولرن کو ان کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ اس کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو سکے - قیصر اگر جرمنی میں ہوتا - تو جرمن اُسے اتحادیوں کے حوالے کر دیتے - کیونکہ دفعہ ۲۲۸ کی رو سے جنگ کی اور بیرحمانہ جرائم کی ذمہ داری اسی کے ذمہ عائد ہوتی ہے - اہالیان نیدرلینڈ بھی کبھی گوارا نہیں کرینگے کہ دیگر اقوام کے مطالبہ کے خلاف وہ قیصر کو باوجود اس کے اخلاقی قانون شکنی کے جرموں کے اپنے پاس پناہ دئے رکھیں اس لئے اگر ہالینڈ نے قیصر کی حوالگی سے انکار کر دیا - تو اس کا مطلب یہ ہوگا - کہ وہ ایک بین الاقوامی فرض کو پورا کرنے سے قاصر رہا ہے - اور اس نے جرائم کی سزا دینے کے راستے میں رکاوٹ ڈالی ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

بمبئی کے دوکانداروں کا خوف

بمبئی ۲۱ - جنوری - ہڑتالیوں کے رویہ سے دوکاندار اس قدر خائف ہو گئے ہیں کہ فوج اور پولیس کی موجودگی کے باوجود وہ دوکانیں نہیں کھولتے ۔

پشاور کے نزدیک مسافر گاڑی پر بم

نمبر ۱۷ اپ ٹرین اتوار کی شام کو پشاور کو جا رہی تھی - مگر پبی کے نزدیک ایک گاڑی میں ایک بم پھینکا گیا - اس کمرے میں دو عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں - وہ تو سلامت رہیں مگر گاڑی کو بہت نقصان پہونچا - اور اس کو پشاور پہنچنے میں تین گھنٹہ کی دیر ہو گئی - بیان کیا جاتا ہے کہ سرحد سے پار کسی آدمی نے یہ بم پھینکا - مگر وہ فوراً مفرور ہو گیا ۔

خلافت ڈیپوٹیشن کا اعلان

خلافت ڈیپوٹیشن نے ۱۹ - جنوری کو حضور وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ایڈریس پیش کیا - اور حضور وائسرائے نے اس ایڈریس کا نہایت مفصل جوابدیا - مگر اس جواب کی بنا پر خلافت ڈیپوٹیشن نے اپنا ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں حضور وائسرائے کے جواب کو وہ مایوسی کن ظاہر کرتے ہیں

طلباء کو معافی

مارشل لاء کے عہد میں جن طلباء کو سزا دیگئی تھی - ان سب کی معافی کیلئے سر ایڈورڈ میکلیگن نے احکام جاری کر دئے ہیں ۔

مانٹیگو میموریل

مسٹر مانٹیگو کی یادگار بنانے کے لئے جو فنڈ جاری کیا گیا ہے - اسمیں ترسیٹھ ہزار سے زائد روپیہ جمع ہو چکا ہے - جو روپیہ یادگار سے باقی بچیگا اسے وظیفوں کی شکل میں تعلیمی مطالب کے لئے استعمال کیا جائیگا

سرحدی حالات

محسودوں کو تنبیہ

چونکہ ۱۸ - جنوری کو سورار وگھا کی جانب ہمارے کالم کی پیشقدمی کے موقعہ پر محسودوں نے مزاحمت کی تھی - اسلئے ان کو اطلاع دیگئی ہے کہ تمہارے خلاف لڑائی بند نہیں کیجائیگی - تاوقتیکہ تم رائفلیں اور جرمانے کی رقم کلہم حوالے نہ کر دو

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)